إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء
عسىٰ أن يبعثك ربك مقاماً محموداً
روزنامہ الفضل قادیان
THE DAILY ALFAZL, QADIAN.
ٹیلیفون نمبر ۹۱
نرخ چندہ پیشگی
قیمت فی پرچہ ایک آنہ
رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵
تار کا پتہ الفضل قادیان
جلد ۲۷ مورخہ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ یوم شنبہ مطابق ۱۴ر جنوری ۱۹۳۹ء نمبر ۱۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ر جنوری ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو تا حال نزلہ اور کھانسی کی تکلیف ہے۔ مگر حرارت نہیں ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں ؛۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ شب سر درد ۔ بخار ۔ اور متلی کی وجہ سے ناساز رہی ۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛۔

مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت کو بعض امور کی سر انجام دہی کے لئے جماعت سرگودھا ۔ و مضافات میں بھیجا گیا ہے ۔ احباب جماعت ان کے کام میں ان کے ساتھ تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں ؛۔

احمدیت کا یوم الفرقان

۱۲ر جنوری کو سلسلہ احمدیہ میں عظیم الشان اہمیت

آج ۱۲ر جنوری ۱۹۳۹ء ہے ۔ اور آج سے ٹھیک پچاس سال قبل یعنی ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اشتہار "تکمیل تبلیغ" کے ذریعہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد قائم فرمائی ۔ بہ نظر غائر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آج کا دن یوم الفرقان ہے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بامر الٰہی اس سلسلہ کی بنا رکی ۔ حضور کو دعوت بیعت کا حکم ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء سے قریباً دس ماہ قبل مل چکا تھا ۔ مگر اس تاریخ سے پیشتر آپ نے بمنشائے ایزدی شرائط بیعت اور دعوت بیعت کو پوری تفصیل سے شائع نہ فرمایا ۔ بلکہ حضور استخارہ فرماتے رہے ۔ ہاں اجمالاً ذکر کر دیا ۔ اس تاخیر کی وجہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں حسب ذیل تھی :۔

دعوت بیعت کا اعلان

"اس عاجز کی طبیعت اس بات سے کراہت کرتی رہی ۔ کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں اور دل یہ چاہتا رہا ۔ کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے اور کچے اور سریع التغیر اور مغلوب شک نہیں ہیں ۔ اسی وجہ سے ایک ایسی تقریب کی انتظار رہی ۔ کہ جو سچوں اور کچوں ، اور مخلصوں اور منافقوں میں فرق کر کے دکھلائے ۔ سو اللہ جل شانہٗ نے اپنی کمال حکمت اور رحمت سے وہ تقریب بشیر احمد (بشیر اول ۔ ناقل) کی موت کو قرار دے دیا ۔ اور خام خیالوں اور کچوں اور بدظنوں کو الگ کر کے دکھلا دیا ۔ اور وہی ہمارے ساتھ رہ گئے جن کی فطرتیں ہمارے ساتھ رہنے کے لائق تھیں ۔ اور جو فطرتاً قوی الایمان نہیں تھے ۔ اور تھکے اور ماندے تھے وہ سب الگ ہو گئے ۔ اور شکوک و شبہات میں پڑ گئے ۔ پس اسی وجہ سے ایسے موقعہ پر دعوت بیعت کا مضمون شائع کرنا نہایت چسپاں معلوم ہوا ۔ تا خس کم جہاں پاک کا فائدہ ہم کو حاصل ہو اور منتشرین کے بدانجام کی تلخی اٹھانی نہ پڑے اور تا جو لوگ اس ابتلاء کی حالت میں اس دعوت بیعت کو قبول کر کے اس سلسلہ مبارکہ میں داخل ہو جائیں ۔ وہی ہماری جماعت سمجھے جائیں اور وہی ہمارے خالص دوست متصور ہوں ۔ اور وہی ہیں ۔ جن کے حق میں خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ۔ کہ میں انہیں ان کے غیروں پر قیامت تک فوقیت دوں گا ۔ اور برکت اور رحمت ان کے شامل حال رہے گی"

(اشتہار ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء)

گویا مصلحت الٰہی تکمیل تبلیغ ۔ اور تاسیس احمدیت کے دن کو کشاں کشاں ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء تک لے آئی ۔ اور اس دن دور جدید یعنی اسلام کی دوسری زندگی کا آغاز ہوا ۔ اس دن مخلصین اور منافقین میں امتیاز قائم ہوا ۔ اور ایسا ہونا ضروری تھا ۔ ہاں آج ہی کے دن پچاس سال پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مبارک جماعت کی بنیاد رکھی ۔ جسے تاقیامت غیروں پر فوقیت ملے گی ۔ اور برکت و رحمت اس کے شامل حال ہوگی ؛۔

55

وصیتیں

نمبر ۵۲۷۶:۔ منکہ محمد یوسف ولد مولوی فخر الدین صاحب پنشنر قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دار الفضل ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد صرف میری کتب ہیں جن کی مالیت قریباً ڈیڑھ صد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ جب میری کوئی آمد شروع ہوگی۔ تو اس وقت اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی ادا کرتا رہوں گا۔ اور جو جائداد میری وفات پر ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔

العبد:۔ محمد یوسف متعلم جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم ناصر بی۔ اے سابق مبلغ ہنگری۔

گواہ شد:۔ محمد یعقوب مولوی فاضل

گواہ شد:۔ بشیر احمد کارکن نظارت امور عامہ

نمبر ۵۲۷۲:۔ منکہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ ولد شیخ غلام قادر سکنہ زئی پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن کوٹ سکھے زئی امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۱۲/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان واقعہ امرتسر شہر کوٹ سکھے زئیاں میں مبلغ چار ہزار روپیہ کا ہے اور ایک مکان حدی شہر بٹالہ میں موجود ہے۔ جس کی قیمت دو ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں صرف ماہوار آمدنی پر ہے۔ جو کہ اس وقت یکصد روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔

العبد:۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ کوٹ سکھے زئیاں امرتسر

گواہ شد:۔ احمد مصطفیٰ پسر موصی

گواہ شد:۔ کمال مصطفیٰ پسر "

نمبر ۵۲۷۳:۔ منکہ غلام فاطمہ زوجہ چودھری غلام حسین قوم راجپوت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۳۱ء ساکن کاہنوان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱ ۱۲/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد منقولہ اس وقت حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ میری وفات کے بعد جس قدر جائداد منقولہ یا غیر منقولہ میری ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن مذکور کرتی ہوں۔ مجھے اب مبلغ ۵/- روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس رقم کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو ماہ بماہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتی رہوں گی۔

(۱) کانٹے طلائی دو تولہ قیمتی ۷۰/- روپے
(۲) انگوٹھی طلائی قیمتی ۱۰/- روپے
(۳) نقد بیس روپیہ کل جائداد موجودہ کی قیمت یکصد روپیہ ہوتی ہے مہر کی رقم میں اپنے خاوند سے تصفیہ کرکے وصول کر چکی ہوں۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا۔ غلام فاطمہ

گواہ شد:۔ غلام حسین احمدی خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ۔ بی۔ اے بی ٹی۔ کاہنوان۔

نمبر ۵۲۷۴:۔ منکہ واحد بخش ولد خدا بخش قوم کھرل پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال بیعت تقریباً ۱۹۳۲ء ساکن چاہ نور والہ ڈاک خانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ ۱۲/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے صرف تنخواہ ماہوار مبلغ سترہ روپے ہے اور میں ہر ماہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کردوں۔ تو وہ میرے حصہ وصیت سے منہا کردی جاسکے گی۔

العبد:۔ واحد بخش بقلم خود

گواہ شد:۔ صادق محمد خان سکرٹری تحریک جدید لودھراں

گواہ شد:۔ شکیل احمد موصی بقلم خود

نمبر ۵۲۷۵:۔ منکہ فضل حسین ولد چوہدری غلام احمد قوم جٹ چمٹ پیشہ کاشتکاری ساکن تونیکی ڈاک خانہ کاموکی ضلع گوجرانوالہ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۱۲/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے
(۱) مکان رہائشی قیمتی اندازاً پانچصد روپیہ
(۲) میری سالانہ آمدنی قریباً پچاس روپے ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:۔ فضل حسین احمدی تونیکی حال قادیان

گواہ شد:۔ نصر اللہ خان پسر موصی بقلم خود حال قادیان

گواہ شد:۔ عبد الحق کاتب قادیان

نمبر ۵۲۷۸:۔ منکہ امۃ الرحمٰن بنت حضرت مولوی شیر علی صاحب قوم رانجھا پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال قریباً پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ دسمبر ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد کوئی نہیں۔ میری آمدنی مبلغ نوے روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو کہ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ نیز اقرار کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے وقت جو میری ذاتی جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ کردوں تو وہ اس میں سے منہا کردی جائیگی۔

الامتہ:۔ امۃ الرحمٰن بقلم خود بی اے بی ٹی

گواہ شد:۔ شیر علی عفی عنہ والد موصیہ

گواہ شد:۔ عبد الرحیم برادر موصیہ

نمبر ۵۲۷۹:۔ منکہ جناد بیگم زوجہ غلام مجتبیٰ عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۲۲ ۱۱/۳۶ ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۱۱/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری وفات کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ میرا ایک مکان پختہ واقعہ محلہ دار البرکات مشتمل بر چار کمرہ ودو برآمدہ باورچی خانہ وغسل خانہ قیمتی تین ہزار تین سو روپیہ ہے اور جو زیور میرا ذاتی ہے وہ صرف بٹن طلائی قیمتی ۱۸/- روپیہ دو عدد انگوٹھی طلائی قیمتی ۱۶/- روپیہ ایک جوڑ کانٹے طلائی قیمتی ۱۰/- حق مہر میں اپنے خاوند سے وصول کرچکی ہوں۔ میری موجودہ جائداد تین ہزار تین سو چوالیس روپے ہے اگر میں اپنی زندگی میں اس جائداد کے حساب میں کچھ روپیہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں تو وہ روپیہ اس سے منہا کردیا جائیگا۔

الامتہ:۔ جناد بیگم نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ محمد امین۔ دار السعۃ قادیان

گواہ شد:۔ غلام مجتبیٰ خاوند موصیہ قادیان

حیرت انگیز — دوستوں کی شدید تقاضہ پر — رعایت

گو یہ رعایت آخیر دسمبر کو دی جاچکی ہے مگر دوستوں کے شدید تقاضہ پر کہ بوجہ بڑے دنوں کی تعطیلات کے ہم سفر پر تھے۔ اور بروقت رعایت کا علم نہ ہوسکا اس لئے براہ کرم ایکدفعہ پھر رعایت کا موقعہ دیا جائے لہذا ۶ و ۷ و ۸ جنوری ۱۹۳۹ء کو ایکدفعہ پھر یہ سنہری موقعہ دیا جاتا ہے۔ اس لئے جو دوست ان تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالیں گے انہیں حسب ذیل ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر ککرے۔ جلن بھولا۔ جالا۔ خارش چشم پانی بہنا دھند غبار پڑبال ناخونہ گوہانجی۔ رتوندا ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ محصولڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپکو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپکے موتی سرمہ کو استعمال کرکے اسے بہت ہی مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ہی ایک مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور۔ اور زور آور کو شاہ زور بناتا اس اکسیر کے استعمال سے کئی نوجوان اور کئے گزرے انسان از سر نو زندگی حاصل کرچکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی سے اسکا استعمال شروع کردیں۔ ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے بھی بےنظیر چیز ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس۔ اے۔ ایس۔ آئی۔ ایم۔ ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپکی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا۔ اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا۔ جس کیلئے میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیجدیں"

اکسیر اکبر

جسکا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اسمیں حسب ذیل مزید اجزاء شامل ہیں سونیکا کشتہ کستوری عنبر۔ یوہمبین وغیرہ اسکے فوائد کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونکدی ہے مفصلہ ذیل نئی و پرانی بیماریوں میں اسکا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف باصرہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہوجانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکر آنا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی۔ سستی۔ اداسی ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ دوا بفضل خدا بہترین اور یقینی علاج ہے لاگت کے مقابلہ میں قیمت بجائے تمام مثلی ایکماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۵۵ ساله ۱۸ ساله نوجوان بنگیا

جناب ڈاکٹر بشیر محمد صاحب حالی اسسٹنٹ سرجن خورشید لاکھارٹ کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ اکسیر اکبر کی ایکماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی ایک مریض کو جس کی عمر ۵۵ سال کی تھی اور جسکو کمزوری تقریباً ۱۰ سال ہوگئی تھی استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اسکے جسم میں رونما ہوئی جسکو اور مقوی ادویہ کھانے سے کبھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اسکی صحت ایسی ہوگئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے "اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ کیجیئے"

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کردیتا ہے اسکی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ بیماری کی اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کردیتی ہے۔ قیمت تین روپے۔ نصف ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جلد بیمار ہوکر گرتے ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج ہی اسکا استعمال شروع کردیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرکے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناکر موتیوں کی طرح چمکا دیتا ہے۔ اور بدبودار دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کیلئے کافی ہے صرف ایک روپیہ۔ نصف قیمت آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کیجیئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کردیتی ہے سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپکے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں۔ اسکے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر ہے اسکے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد پسلی کے درد۔ گنٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے۔ ناسور جلے ہوئے آبلوں۔ تلی بخار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کیلئے تریاق۔ غرضکہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے محصولڈاک علاوہ

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کے لئے بےنظیر تحفہ مفرح دل اور مقوی دماغ۔ جسے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہو۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آجاتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے ہے چینی۔ گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ انکے لئے یہ جادو اثر دوا ہے تحفہ عظیم ہے اس دوا کا ایکماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاءاللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کردیگا ایکماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپکا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ اور یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اسقدر خراب ہوجاتی ہے۔ کہ ناک میں دم آجاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھیئے اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہوجاتا ہے۔ اور تعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ انکا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔ ایک سو گولی کی قیمت دو روپے۔ نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ بدہضمی کی بھوک۔ درد شکم، اپھارہ باد گولہ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں جی متلانا۔ اسہال ریاح کھانسی دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ گھی مکھن بالائی انڈے وغیرہ ہضم کرنیکا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظہ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بےنظیر چیز ہے قیمت دو روپے نصف ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسان کی صحت کا بھی ستیاناس کردیتی ہے۔ بدقسمتی سے یہ جسے اس کی عادت پڑجائے پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔ ہماری یہ گولیاں انشاءاللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلادیں گی۔ قیمت یکصد گولی دو روپے۔ نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہے۔ مگر دمہ تو خدا کی پناہ یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک شخص کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ہم نے بڑے تجربے کے بعد "اکسیر دمہ" نامی دوا تیار کی ہے جو خدا کے کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔ قیمت تین روپے۔ نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کیلئے واقعی اکسیر ہے۔ اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کیلئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کیلئے تریاق ہے۔ اور بڑی عمر والوں کے لئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

بال اڑانیکی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑھ سے دور ہوجاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے۔ نصف قیمت چار آنے محصولڈاک علاوہ

مچھر پروف

جس کی خوشبو سے مچھر بھاگ جاتا ہے۔ دو اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے نصف قیمت دس آنہ محصولڈاک علاوہ

تریاق درد گردہ

درد گردہ بہت ہی تکلیف دہ بیماری ہے اس کی بیخ کنی کے لئے یہ بہترین دوا ہے۔ قیمت دو روپے۔ رعایتی ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

پونہ ۱۱ جنوری۔ مقامی اخبار کیسری کے نامہ نگار مقیم لنڈن کا بیان ہے کہ وہٹ ہال کی طرف سے لارڈ لنلتھگو موجودہ وائسرائے ہند کو لکھا گیا ہے کہ یا تو ۱۹۴۰ء تک فیڈریشن کا نفاذ کراؤ یا پھر اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جاؤ۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ وائسرائے ہند اسی سال استعفیٰ دیکر چلے جائیں گے۔ اور ان کی جگہ ڈیوک آف گلوسٹر وائسرائے مقرر ہونگے۔

شیلانگ ۱۱ جنوری۔ آسام اسمبلی کا اجلاس ۹ مارچ کو منعقد ہوگا اور اسی روز مسلم لیگی اپوزیشن کی طرف سے اس کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوگی۔

حیدر آباد دکن ۱۱ جنوری۔ چیف جسٹس ہائیکورٹ نے ریاست کے ستر وکلاء کو جو سٹیٹ کانگرس ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں سزایاب ہو چکے ہیں۔ نوٹس دیئے ہیں۔ کہ وہ وجہ بیان کریں۔ کہ کیوں ان کے لائسنس منسوخ نہ کئے جائیں۔ جبکہ انہوں نے ایک غیر وفادارانہ تحریک میں حصہ لیا۔ اس نوٹس پر بحث کے لئے ۱۶ جنوری کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔

باردولی ۱۱ جنوری۔ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس میں اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے متعلق کانگرس اپنی پالیسی کی آخری وضاحت کرے گی۔ اور اس میں گاندھی جی کا ہندو مسلم سوال کے حل کے لئے تیار کردہ فارمولا بھی پیش ہوگا۔ اڑیسہ اور راجکوٹ کی ریاستوں میں واقعات کی روشنی میں دیسی ریاستوں کے سوال پر بھی اس میٹنگ میں غور کیا جائے گا۔

باردولی ۱۱ جنوری۔ ۱۹۳۰ء کی تحریک سول نافرمانی میں کانگرسیوں کی جو زمینیں ضبط ہوئی تھیں۔ ان کی واپسی کا فیصلہ حکومت بمبئی نے کر دیا ہے چنانچہ ۲۶ جنوری کو ان زمینوں کی واپسی کا دن شان و شوکت سے منایا جائیگا۔ ۱۷ جنوری تک ضبط شدہ اراضی کا قبضہ ان کے مالکوں کو مل جائیگا۔ گاندھی جی اور سردار پٹیل اس تقریب کا افتتاح کریں گے۔

باردولی ۱۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ سر آغا خان گاندھی جی سے ملنے کے لئے ۱۴ جنوری کو یہاں آ رہے ہیں۔ ان کی آمد کا مقصد غالباً ہندو مسلم اتحاد کے متعلق مبادلہ افکار ہے۔

بوڈاپسٹ ۱۱ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت ہنگری نے منچوکو میں جاپان کی حکومت تسلیم کر لی ہے۔

ناگپور ۱۱ جنوری۔ ڈاکٹر کھارے سابق وزیر اعظم سی۔ پی امسال ہندو مہاسبھا کے اجلاس میں شریک ہوئے تھے۔ اس پر نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے آپ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ میرے کانگرسی ہونے کے یہ معنی نہیں۔ کہ میں ہندو نہیں ہوں اور ہندو سبھا کی کسی تقریب میں حصہ نہیں لے سکتا۔ جب ایک کانگرسی مسلمان جمعیۃ العلماء کا ممبر ہو سکتا ہے تو میں ہندو مہاسبھا کا کیوں نہیں ہو سکتا۔

بھوپال ۱۱ جنوری۔ حکومت بھوپال نے ایک حکم کے ذریعہ بعض ان اخبارات کو حدود ریاست میں داخلہ کی اجازت دیدی ہے۔ جن کا داخلہ پہلے ممنوع تھا۔ ان میں ملاپ لاہور۔ ارجن دہلی اور ہندوستان دہلی بھی شامل ہیں۔

لاہور ۱۱ جنوری۔ ہائیکورٹ نے مختلف اضلاع کے افسران کی رائے اس بارہ میں طلب کی ہے کہ محکمہ دیوانی کے ملازمین کی تنخواہوں میں دس فیصدی کمی کی جائے لیکن اس تخفیف کا اثر چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ تنخواہ پانے والوں پر ہوگا۔ نیز حکم دیا گیا ہے کہ تبدیلیاں بہت کم کی جائیں رخصتیں کم دی جائیں۔ تا سفر خرچ وغیرہ کا بار نہ پڑے۔

پشاور ۱۱ جنوری۔ وزیرستان کے دو مشہور محسود ملکوں نے جو یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ایک پریس کے نمائندے سے ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ اگر حکومت برطانیہ نے فلسطین کا مسئلہ عربوں کی مرضی کے مطابق حل نہ کیا۔ تو وزیرستان کے حالات اور زیادہ پیچیدہ ہو جائیں گے وزیرستان کا قضیہ در اصل برطانیہ کا اپنا پیدا کردہ ہے۔ قبائلی لوگ اپنے ملک میں کسی غیر ملکی طاقت کی مداخلت برداشت نہیں کر سکتے۔ قبائلیوں کا مسئلہ خالص اقتصادی مسئلہ ہے۔ یہ لوگ انہی لوگوں کو اغوا کرتے یا لوٹتے ہیں۔ جن کے متعلق انہیں خیال ہوتا ہے کہ وہ حکومت برطانیہ کی امداد کرتے ہیں۔

پیرس ۱۱ جنوری۔ جنوبی فرانس کے قریباً ایک لاکھ اطالوی کاشتکاروں نے ایک جلسہ منعقد کر کے اعلان کیا ہے کہ ٹونس کارسیکا اور جبوتی میں ہمارے ہم وطنوں کے مطالبات مضحکہ خیز ہیں۔ اور دونو حکومتوں میں باہمی رواداری پر زور دیا گیا۔

روما ۱۰ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حبشہ میں ۱۰ دسمبر کے دوران میں بغاوت کو دبانے کی مہم میں تین افسر اور ۹ اطالوی سپاہی ہلاک ہوئے۔

لنڈن ۱۰ جنوری۔ چیکوسلواکیہ کی حکومت نے حکومت برطانیہ سے مزید دو کروڑ پونڈ قرض کا مطالبہ کیا ہے۔ قبل ازیں حکومت برطانیہ ایک کروڑ پونڈ قرض کا مطالبہ منظور کر چکی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ نئے قرضہ کے سلسلہ میں دونو ممالک کے ماہرین اقتصادیات کے درمیان گفت و شنید ہوگی۔

کراچی ۱۱ جنوری۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ نے اس افواہ کی تردید کی ہے کہ انہیں وزارت میں شامل کیا جائے گا۔ وزیر اعظم سندھ نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ میں کوئی ایسی کارروائی نہیں کرنا چاہتا جو میری مجبوری اور بے بسی پر دال ہو۔ اور کانگرس ہو یا مسلم لیگ میں کسی کے اشارہ پر چلنا پسند نہیں کرتا۔

پشاور ۱۱ جنوری۔ تحصیل پشاور کے خدائی خدمتگاروں کا ایک وفد اتمان زئی گیا ہے۔ تاکہ وہاں مس میراں بہن سے چرخہ کاتنے کی ٹریننگ حاصل کریں۔ ایک ماہ کی ٹریننگ کے بعد یہ لوگ اپنے علاقہ میں دوسرے لوگوں کو یہ فن سکھائیں گے۔

دہلی ۱۱ جنوری۔ احمد زئی قبیلہ کے لوگوں کو بنوں میں داخلہ کی ممانعت اور لین دین کرنے کی جو ممانعت کی گئی ہے اس پر بحث کرنے کے لئے مرکزی اسمبلی میں تحریک التوا کا نوٹس دیا گیا ہے۔

روم ۱۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل فرینکو نے ایک خاص سفیر کے ہاتھ مسولینی کو کوئی خاص پیغام بھیجا ہے جس سے تمام حلقوں میں سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔

کراچی ۱۱ جنوری۔ ملک خدا بخش صاحب صدر فرنٹیئر اسمبلی نے یہاں ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ وقت آگیا ہے کہ حکومت برطانیہ کو آزاد علاقہ میں اپنی فارورڈ پالیسی پر نظر ثانی کرنی پڑے گی

کٹک ۱۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت اڑیسہ اناج کے ایسے سٹور قائم کر رہی ہے۔ جو قحط سالی کی صورت میں کسانوں کے کام آسکیں گے۔ یہ اناج کسانوں کو ان کی حیثیت سے چار گنا قرض دیا جائے گا۔

روما ۱۱ جنوری۔ وزیر اعظم اور وزیر خارجہ برطانیہ آج اطالیہ کی سرحد میں داخل ہو گئے۔ جہاں دونوں کا شاندار استقبال کیا گیا۔ سٹیشن سے ان کی قیامگاہ تک دو رویہ فوج اور پولیس کھڑی تھی اہل اطالیہ نے ان کی آمد پر مسرت کا اظہار کیا۔

راجکوٹ ۱۱ جنوری۔ سر پیٹرک کیڈل دیوان ریاست راجکوٹ آخرکار آج وزارت عظمیٰ کا چارج دیکر بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان روانہ ہو گئے۔ ایک انٹرویو کے دوران میں آپ نے کہا۔ کہ میں ہندوستان واپس آنا نہیں چاہتا۔ اور ہندوستانیوں کے متعلق اپنی رائے میں تبدیلی بھی نہیں کر سکتا کیونکہ اب میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں۔

کانپور ۱۱ جنوری۔ تریپوری کانگرس کے لئے ڈیلیگیٹوں کے انتخاب کے موقعہ پر فساد ہو گیا

ایک اور عظیم الشان نشان

بے شک بشیر اول کی وفات سے پیدا شدہ ابتلا اور تبلیغ و اشاعت شرائط بیعت کی وجہ سے بھی ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو یوم الفرقان کہا جا سکتا ہے لیکن ایک اور عظیم الشان نشان بھی اس تاریخ سے وابستہ ہے۔ جس کا ذکر خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس اشتہار میں فرمایا ہے بلکہ وہی نشان اس اشتہار "تکمیل تبلیغ" کا موجب ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا۔ کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ جس کا نام بالفعل محض تفاول کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے"

گویا ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کا دن خدا کے عظیم الشان نشان کے ظہور کا دن ہے۔ خدا کے وعدہ کے پورا ہونے کا دن ہے۔ مومنوں کے مجروح دلوں پر مرہم محبت رکھے جانے کا دن ہے۔ اولوالعزم محمود حسن و احسان میں مسیح موعود کے نظیر کے پیدا ہونے کا دن ہے۔

ناظرین کرام! پچاس سال پہلے کی طرف اگر نظر دوڑائیں تو صرف اتنا دکھائی دیتا ہے۔ کہ قادیان کی بستی میں ایک شخص لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہے۔ انہیں اپنے ہاتھ پر جان و مال کی بیعت کے لئے دعوت دیتا ہے۔ وہ اکیلا ہے اس کے گھر میں آج ہی ایک بچہ تولد ہوا ہے جسے وہ عالم الغیب خدا کے نام پر جلد بڑھنے والا اولوالعزم امام اور محمود قرار دیتا ہے۔ لوگ مخالف اور منافق لوگ اس وقت تمسخر کرتے ہیں۔ اس بات کو انہونی قرار دیتے ہیں۔ مگر اب جبکہ پچاس سال کا لمبا عرصہ گزر چکا ہے۔ دیکھو دنیا کیا سے کیا بن گئی قادیان مرجع خلائق ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام لاکھوں انسانوں کے جان سے عزیز پیشوا ہیں۔ ہر ملک میں آپ پر درود و سلام بھیجنے والے موجود ہیں۔ ہاں آج لاکھوں ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے روز پیشکردہ شرائط کے ماتحت آپ کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھے ہوئے ہیں۔ اور وہ فرزند جسے "آج پیدا ہو گیا ہے" کہا گیا تھا۔ اب اپنی عمر کی پچاس منازل طے کر چکا ہے۔ وہ آج لاکھوں کی جماعت کا امام ہے۔ اس کی حکومت لاکھوں قلوب پر ہے۔ وہ دین کی اشاعت کا مرکز ہے۔ اسکے شاگرد اور مرید اکناف عالم میں تبلیغ دین کر رہے ہیں۔ وہ قرآن پاک کی نورانی کرنوں کو زمین کے کناروں تک پھیلا رہا ہے۔ اس کے قیمتی خزائن کو تقسیم کر رہا ہے۔ وہ آج خدا کے کلام کا مہبط ہے۔ جو دشمن کہتے تھے کہ مسیح موعود کا دعوے کرنے والا مفتری ہے۔ وہ تباہ و برباد ہو جائے گا اور ابتر مرے گا۔ وہ خود خائب و خاسر مر گئے۔ ابتر مر گئے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا باغ سرسبز و شاداب باغ ہے۔ اس کا گھر پُر رونق ہے۔ اس کی ذریت بابرگ و بار ہے۔ ہاں اس کا موعود فرزند ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہونے والا فرزند آج لاکھوں کا روحانی باپ ہونے کے علاوہ بیس سے زیادہ بچوں کا جسمانی باپ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکی عمر میں برکت دے اور اس کے فیوض کو روز افزوں بنائے آمین

مخالفین کے لئے قابل غور بات

مخالفین خدارا غور کریں۔ کہ اگر یہ سلسلہ جھوٹا ہوتا اگر یہ پودا کسی مفتری کا لگایا ہوا ہوتا۔ تو کیا وہ اس طرح بڑھ سکتا تھا۔ کیا وہ اس طرح پنپ سکتا تھا ہرگز نہیں ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درمولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

پھر احمدی کہلانے والوں میں سے جو لوگ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے اولوالعزم مولود سے برگشتہ ہیں۔ وہ غیر مبائع ہوں یا تیماپوری ہوں ظہیری ہوں یا مصری سب سے خدا کے نام پر درخواست کرتا ہوں کہ وہ غور کریں کیا وہ اس جماعت کے ساتھ ہیں جس کے شامل حال برکت و رحمت ہے؟ کیا وہ مخلصین کے گروہ کے ہم نوا ہیں۔ پھر کیا وہ اس مبارک وجود سے جس کی زندگی پر آج پچاس سال گزر رہے ہیں۔ اور جو حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہے علیحدہ رہ کر سچا احمدی اور مخلص کہلا سکتے ہیں بخدا ہرگز نہیں۔ آپ میں سے کسی کا چند روز تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہنا آپ کو مغالطہ نہ دے کیونکہ جو امتحان میں کامیاب نہ ہوگا۔ وہ اس مبارک جماعت سے الگ کر دیا جائے گا۔ یوم الفرقان کی ایک تجلی بشیر اول کی وفات کے روز ہوئی۔ اور ایک بڑی تجلی بشیر ثانی یعنی سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کی ولادت کے روز ہوئی کئی تھے جو پہلی تجلی کے وقت الگ ہو گئے کیونکہ وہ خام خیال تھے۔ بدظن تھے مبتلوئے شک تھے۔ اور سریع التغیر تھے۔ اور کئی ہیں جو یوم الفرقان کی دوسری تجلی کے وقت ڈگمگا گئے۔ وہ علیحدہ ہو گئے کیونکہ ان میں نفاق تھا۔ خام خیالی تھی۔ بدظنی تھی۔ ان میں شبہات سے مغلوبیت اور جلد تر تغیر پذیر ہونے کا مادہ تھا۔ نگاہ دوڑاؤ یہی نظر آئیگا۔ کہ ان صفات کے مالک ہی اس سلسلے سے علیحدہ ہوئے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ مگر سچ یہی ہے کہ ایسے لوگوں کا الگ ہونا جماعت کے لئے بہتر اور احمدیت کی سچائی کا نشان ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے ہی اس کا وعدہ دے رکھا ہے۔ مبارک وے جو آخر تک وفاداری دکھائیں۔

مخلصین سے خطاب

اے احمدی جماعت! تجھے مبارک ہو کہ تو یوم الفرقان میں کامیاب ہونے والے مومنوں کی جماعت ہے۔ خدا کی رحمت و برکت تیرے شامل حال ہے۔ اس کا پیارا محمود اور اولوالعزم بشیر تیرا امام ہے۔ آج تیری بنیاد پر نصف صدی گزر گئی۔ آئندہ خدا کے فضلوں کو زیادہ سے زیادہ جذب کرنے کے لئے تو اس کے آستانہ پر شکر بجا لا اور استقلال و مداومت سے اس امانت کو ادا کرتی رہ۔ جو خدا کے فرستادہ نے آسمان سے نازل ہو کر تیرے سپرد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مخلص ترین بندوں کے زمرہ میں داخل فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری
۱۲ جنوری ۱۹۲۹ء

شکریہ احباب

میری بیوی معہ بچہ جو ۱۷ اگست کو فیروزپور سے قادیان جاتے وقت امرتسر ریلوے سٹیشن سے دورہ جنون میں گم ہو گئی تھی۔ وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے ۲۳ دسمبر کو لاہور کی ایک خیراتی سرائے سے ایک مجذوبانہ حالت میں مل گئی۔ ۲۱ دسمبر کو اس کا اپنا لکھا ہوا ایک بیرنگ خط مجھے ملا جس میں مذکور تھا کہ لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ اور میں سخت تکلیف میں ہوں اطلاع ملتے ہی میں گھر لے آیا۔ مگر ابھی دماغی حالت قابل اطمینان نہیں۔ احباب دعا فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔

میں اپنے ان احباب کا جو میری اس مصیبت میں دعائیں کرتے رہے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بالخصوص جماعت امرتسر کے احباب میں سے سید بہاول شاہ صاحب بابو محمد عبد اللہ صاحب میاں عطاء اللہ صاحب مستری عبد اللہ صاحب کا کہ انہوں نے دعاؤں کے علاوہ عملاً بھی تلاش میں بہت کچھ امداد دی۔

خاکسار محمد علی از فیروزپور شہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ

خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق جماعت کی ذمہ واری

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

شکر گزاری کا خاص موقعہ

خلافت جوبلی فنڈ کی تکمیل کا وقت اب بہت قریب آ رہا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ۱۴۔ مارچ ۱۹۳۹ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اپنی خلافت کے پچیس سال پورے کریں گے۔ اور حسنِ اتفاق سے اسی ماہ میں سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے قیام پر بھی پچاس سال کا عرصہ پورا ہو رہا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلی بیعت مارچ ۱۸۸۹ء میں لی تھی۔ اس طرح یہ سال ہمارے لئے دوہری خوشی کا سال ہے۔ اور چونکہ مومن کی خوشی بھی عبادت اور شکر گزاری کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیں چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ممنون ہونا چاہیئے۔ کہ انہوں نے اس موقعہ پر خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک کر کے جماعت کو اس اہم شکر گزاری میں حصہ لینے کا موقعہ دیا:۔

جذبۂ شکر گزاری کا عملی ثبوت

چودھری صاحب نے اس کے لئے تین لاکھ روپے کی تحریک کی ہے۔ اس رقم کی تعیین میں جماعت کا مشورہ شامل نہیں تھا۔ ورنہ بالکل ممکن ہے کہ وہ اس سے بھی زیادہ رقم کا فیصلہ کرتی۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ دوسرے چندوں کے پیش نظر اس سے کم رقم کا فیصلہ کرتی۔ مگر بہر حال جب ہمارے معزز محرک صاحب نے ایک رقم کی تعیین فرما دی ہے۔ اور اس میں سے ایک تہائی رقم کے جمع کرنے کی خود ذمہ واری لی ہے تو اب جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ بقیہ دو لاکھ کی رقم کو وقت کے اندر اندر پورا کر کے اپنے جذبۂ شکر گزاری کا عملی ثبوت پیش کرے

یہ درست ہے۔ کہ اس سال چندوں کا غیر معمولی بوجھ جمع ہو گیا ہے۔ چنانچہ چندۂ عام اور چندہ تحریک جدید۔ اور چندہ جلسہ سالانہ کے علاوہ اس سال صدر انجمن احمدیہ کے قرضوں کی ادائیگی کے لئے چندۂ خاص اور بعض مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک اور منارۃ المسیح کے لئے خاص تحریکات ہو رہی ہیں۔ اور جماعت کی مالی طاقت نہایت محدود ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر خلافت جوبلی فنڈ کے چندے کی تحریک یقیناً جماعت کے لئے ایک بھاری بوجھ کا باعث سمجھی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ بوجھ بہر حال جماعت نے ہی اٹھانے ہیں اور قربانی کے جس مقام پر جماعت کو کھڑا کیا گیا ہے۔ اس کے پیش نظر یہ بوجھ کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ ہمارے پاس جو کچھ ہے۔ وہ سلسلہ کا مال ہے۔ اور ہمارا احمدیت کے عہد کو قبول کرنا یہی معنی رکھتا ہے کہ ہم نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ ہم اپنے آپ کو اپنے مالوں کا مالک نہیں۔ بلکہ صرف امین خیال کریں گے۔ اور خدا کی طرف سے آواز آنے پر اپنے اموال کی پائی پائی لا کر سلسلہ کے قدموں میں ڈال دیں گے۔ یہی وہ رُوح ہے جو خدا ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور یہی وہ رُوح ہے۔ جو ہمیں کامیابی کا مونہہ دِکھا سکتی ہے۔

عظیم الشان ذمہ واری کو پہچانیں

پس اب جبکہ خلافت جوبلی کا وقت قریب آ رہا ہے۔ میں دوستوں سے یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس بارے میں اپنی عظیم الشان ذمہ واری کو پہچانیں۔ اور ایسی قربانی کا نقشہ پیش کریں۔ جو ان کی شان کے مطابق ہے۔ شان سے میری مُراد مالی شان نہیں ہے۔ کیونکہ مالی لحاظ سے تو ہم ایک بہت غریب جماعت ہیں۔ بلکہ شان سے میری مراد ایمان کی شان ہے۔ جس کے آگے کوئی قربانی بڑی نہیں سمجھی جا سکتی۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہوں گے۔ کہ ان کے پاس کوئی روپیہ نہیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اگر نقد روپیہ نہیں ہے۔ تو اکثر لوگوں کے پاس کچھ نہ کچھ جائداد تو ہے۔ خواہ وہ زمین اور مکان کی صورت میں ہو۔ یا زیور وغیرہ کی صورت میں۔ پس جس شخص کے پاس کوئی جائداد ہے وہ بھی اسی طرح اس ذمہ واری کے نیچے ہے۔ جس طرح کہ نقد روپے والا اس کے نیچے ہے۔ اگر ہم اپنے بیاہ شادیوں کے موقعہ پر اپنی جائدادوں کا ایک حصہ رہن یا بیع کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ سلسلہ کی ایک خاص خوشی کے موقعہ پر جو گویا جماعت کی شادی کا موقعہ ہے۔ ہم اپنی خوشی اور اپنے ایمان کے مطابق خرچ نہ کریں۔ خصوصاً جبکہ افراد کی شادی کے موقعہ پر خرچ کیا ہوا روپیہ ضائع چلا جاتا ہے۔ مگر یہ روپیہ سلسلہ کی ضروریات پر خرچ ہوگا۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ قیامت تک کے لئے صدقہ جاریہ کا کام دے گا۔

پس اے دوستو! اپنی ذمہ واری کو پہچانو۔ اور اپنے ایمان اور اخلاص کے امتحان کے لئے تیار ہو جاؤ۔ دشمن کی نظر ہمارے اوپر ہے۔ اور وہ دیکھتا ہے۔ کہ تم اپنے پیارے سلسلہ اور خلافتِ حقہ کے لئے قربانی کا کیا نمونہ دکھاتے ہو سلسلہ کے کام تو بہر حال ہو کر رہیں گے۔ کیونکہ یہ ایک ازل سے جاری شدہ آسمانی قضاء ہے۔ جو ہرگز ٹل نہیں سکتی۔ مگر مبارک ہے وہ جو اس آسمانی قضاء کی تکمیل میں حصہ دار بنتا ہے۔ وہ دُنیا میں خدا ہی کے دیئے ہوئے مال سے کچھ تھوڑا سا مال خدا کو واپس دے کر اپنے لئے نہ صرف دُنیا میں لسان صدق حاصل کرتا ہے۔ بلکہ جنت میں بھی ایک ایسے مکان کی بنیاد رکھتا ہے جسے کبھی زوال نہیں۔ اللہ تعالےٰ ہماری آنکھیں کھولے۔ اور ہمیں اس قربانی کی توفیق دے۔ جو خدا کی آخری جماعت کے شایانِ شان ہے۔ اے اللہ! تو ایسا ہی کر۔ اور ہمیں اپنے فضل سے دُنیا و آخرت میں کامل سرخروئی عطا فرما۔ کیونکہ کوئی توفیق تیرے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ آمین۔ اللّٰھمّ آمین:۔

خلافت جوبلی فنڈ کہاں خرچ ہوگا

بعض لوگ دریافت کیا کرتے ہیں کہ خلافت جوبلی فنڈ کا چندہ کہاں خرچ ہوگا۔ اس کا یہ جواب ہے۔ جو سب دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ رقم جمع کر کے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سامنے پیش کر دی جائے گی۔ اور پھر حضور اسے سلسلہ کے مفاد میں جس طرح پسند فرمائیں گے خرچ فرمائیں گے یعنی اس کے خرچ کے متعلق چندہ پیش کرنے والوں کی طرف سے کوئی حدبندی یا قید نہیں ہوگی کہ ضرور فلاں مد میں خرچ کی جائے۔ یعنی ایسا نہیں ہوگا کہ مثلاً یہ روپیہ ضرور سلسلہ کی تبلیغ میں خرچ کیا جائے یا ضرور جماعت کی تعلیم و تربیت میں خرچ کیا جائے۔ وغیر ذالک بلکہ خرچ کی مد یا مدات کا فیصلہ کرنا کلیتہً حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اختیار میں ہوگا۔ کہ خواہ وہ اسے تبلیغ میں خرچ فرمائیں۔ یا تعلیم و تربیت میں خرچ فرمائیں۔ یا جماعت کے بیت المال کی مضبوطی میں خرچ فرمائیں۔ یا مرکز سلسلہ کی مضبوطی میں خرچ فرمائیں یا کسی اور مد میں جسے حضور پسند فرمائیں اسے خرچ کریں۔ اس معاملہ میں جماعت کی طرف سے کوئی شرط یا حدبندی نہیں ہوگی۔ اور جماعت کو بہرحال یہ یقین رکھنا چاہیئے۔ اور اسے یہ یقین ہے کہ حضور اس رقم کو اس سے بہتر مصرف میں لائینگے جو جماعت خود مقرر کر سکتی ہے ؀

قادیان کے دوستوں سے

مجھے اپنے مفوضہ کام کے لحاظ سے چونکہ صرف قادیان کی مقامی جماعت کے چندہ سے تعلق ہے اس لئے میں اس موقعہ پر قادیان کے دوستوں کی خدمت میں خصوصیت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس بارے میں اپنی ذمہ واری کو پہچانیں۔ بلکہ دراصل ان کی ذمہ واری جماعت کے دوسرے حصہ سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ وہ مرکز میں رہتے ہیں۔ اور سلسلہ اور خلافت کی شکر گزاری کا بوجھ سب سے زیادہ ان کے کندھوں پر ہے۔ مجھے یہ خوشی ہے کہ قادیان کی جماعت نے اپنے ابتدائی وعدہ سے بڑھ کر رقم جمع کرنے کا عہد کیا ہے۔ اور خدا کے فضل سے اس وقت تک چالیس ہزار کے قریب وعدے ہو چکے ہیں حالانکہ ابتداء میں صرف پچیس ہزار کا اندازہ تھا۔ مگر مومن کا قدم کہیں تھمتا نہیں رکتا۔ اور اگر خدا تعالےٰ قادیان کے دوستوں کو اس سے بھی بڑھ کر قربانی کی توفیق دے۔ تو یہ ان کی مزید سعادت ہوگی۔ علاوہ ازیں ہمارے مقامی کارکنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اب وصولی کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ کیونکہ وصولی کی ذمہ واری وعدہ لکھانے کی ذمہ واری سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ وعدہ کی ذمہ واری سے عہدہ برائی صرف اسی صورت میں سمجھی جا سکتی ہے۔ کہ جب ہم اپنے وعدہ کے مطابق عملاً رقم ادا کر دیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی جملہ ذمہ واریوں کو بصورت احسن ادا کرنے کی توفیق دے۔ اور ہمیں اس راستہ پر چلائے جو اس کی خوشنودی اور سلسلہ کی بہتری کا راستہ ہے۔ آمین

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ بمبئی کی علالت طبع کے مدنظر ان کی اعانت کیلئے سید ارتضیٰ علی صاحب کو نائب امیر اور ڈاکٹر عبدالحمید صاحب امیر جماعت احمدیہ لائلپور کی تبدیلی کی وجہ سے جماعت کے انتخاب کی رپورٹ کی بناء پر شیخ محمد محسن صاحب کو امیر مقرر فرمایا ہے۔ ہردو

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ایک مجاہد کے جذبات

بیٹھے بیٹھے ایک دن دارالاماں یاد آگیا   چشمۂ فیض خدائے دو جہاں یاد آگیا
گلشنِ دینِ نبی کا باغباں یاد آگیا   یعنی ابنِ مہدیٔ آخر زماں یاد آگیا
پھر گیا آنکھوں میں میری عہدِ ماضی کا سماں   قادیاں میں گاہے گاہے دیدِ محمودِ زماں
جی میں آیا میں بھی دوں اپنی محبت کا نشاں   اور کروں محمود پر اپنی ایازی کو عیاں
اے امیرالمومنیں اے داعیٔ راہِ ہدیٰ   آج تو ہے ناخدائے کشتیٔ دینِ خدا
اے نظیرِ حسن و احسانِ مسیحائے زماں   ہے ترے دم ہی سے روشن آج روحانی جہاں
تیری ہستی ہے بہارِ بوستانِ احمدی   تیرے نور و ضو سے ہے تابندہ جہانِ احمدی
اے مرے پیارے مسیحِ پاک کے زندہ نشاں   زندگی ہے مردہ روحوں کیلئے تیرا بیاں
دل تڑپ جاتے ہیں تیری ہر ادائے ناز پر   آفریں کہتا ہے دشمن بھی ترے انداز پر
تیری آنکھوں سے ٹپکتا ہے جلالِ احمدی   ہے ترے ہر فعل سے ظاہر کمالِ احمدی
موجبِ رحمت ہے قوموں کے لئے تیرا وجود   "جز وصالِ تو وصالِ یار در امکاں نبود"
تیرا سینہ معرفت کے نور سے معمور ہے   تو مئے توحید سے مخمور ہے بھرپور ہے
بسکہ ہوتی ہے فلک پر آج شنوائی تری   نازشِ اہلِ خرد ہے عقل و دانائی تری
اے مرے پیارے امام اے غیرتِ ماہ تمام   داستاں میری بھی سن لے جبکہ ہوں تیرا غلام
ایں سر و جان و دلم بر تو فدا اے مقتدا   التجا کرتا ہے تجھ سے ایک محتاجِ دعا
ہے ترے ہر اک مجاہد کو دعا کا آسرا   یاد رکھ اپنی دعاؤں میں انہیں ہر خدا
تو نے کی اپنی دعاؤں سے ہماری گر مدد   کون کر سکتا ہے پھر ہم کو کسی میداں میں رد
کامیاب و کامراں ہونگے ترے خدام سب   شاملِ حالِ ان کے ہونگے ہر گھڑی افضالِ رب
ہے دعا اللہ کا تجھ پر رہے لطف و کرم   فتح و نصرت چومتی ہر دم رہے تیرے قدم
ہوں ترے بدخواہ دشمن راہیٔ ملکِ عدم   اپنے مقصد میں رہیں ناکام سب اہلِ ستم
اے مرے پیارے خدا جلدی ہمیں وہ دن دکھا   بدرِ کامل بن کے چمکے جبکہ ماہِ انبیاء

پھر ہمیں اک بار لا تثریب کا منظر دکھا
دشمنانِ یوسفِ پاکیزہ داماں کھینچ لا

خاکسار۔ محمد صدیق مجاہد تحریک جدید (مولوی فاضل)
از لنڈن

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی امتیازی حیثیت

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی جلسہ سالانہ کی تقریر

۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ پر اس تقریر کا پہلا حصہ بیان کیا گیا تھا۔ جو ۱۵ جنوری ۱۹۳۸ء کے اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ ۱۹۳۸ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر ہے۔ جس کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے:۔

چھ بڑے بڑے امتیازات

احباب گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی ممتاز حیثیت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے میں نے اس ضمن میں چھ امتیازات کا ذکر کیا تھا۔ جو یہ ہیں:۔

اول۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں صرف قریب کے ہی نہیں۔ بلکہ دُور دراز زمانہ سے بھی متعلق ہیں۔

دوم۔ ان پیشگوئیوں میں پوری پوری تعیین و وضاحت ہے:۔

سوم۔ ان میں جزئیات کا تفصیلی علم آ گیا ہے۔

چہارم۔ ان میں کثرت و وسعت ہے:۔

پنجم۔ یہ پیشگوئیاں خارقِ عادت حالات سے وابستہ ہیں۔ یعنی بظاہر ان کے متعلق قیاس بشری یہ کہتا ہے۔ کہ ایسا ممکن نہیں:۔

ششم۔ یہ کہ وہ اپنے ساتھ تمام قوموں کی ہدایت کا پورا پورا سامان رکھتی ہیں

سورۂ تکویر کی ایک پیشگوئی

ان چھ امتیازات کو ثابت کرنے کے لئے میں نے سورۂ تکویر کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کو پیش کیا تھا۔ جس کے متعلق اٹھارہ نشانات بیان کئے گئے ہیں۔ یعنی:۔

(۱) انوار الٰہیہ کا پوشیدہ ہونا۔

(۲) علمائے اسلام کا بگڑنا:۔

(۳) صحرائے عرب کی اونٹنیوں کا بے کار ہونا:۔

(۴) نئی سواریوں کی ایجاد:۔

(۵) وحشی اقوام کا متمدن ہونا:۔

(۶) اُجڑی بستیوں اور ویرانوں کی آبادی:۔

(۷) سمندروں اور پہاڑوں کی روکوں کا دُور ہونا۔ اور سفروں میں سہولتوں کا بہم پہنچنا۔

(۸) پسماندہ اور خانہ بدوش قوموں کی اصلاح

(۹) سلسلۂ نشر واشاعت کا قیام:۔

(۱۰) علوم کی غایت درجہ ترقی:۔

(۱۱) جہنم اور (۱۲) جنت کے سامانوں کا بیک وقت پایا جانا:۔

(۱۳) ایک حیرت انگیز تمدن کا قیام۔

(۱۴) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا رجعت قہقری کے بعد پھر واپس لوٹ کر خطِ مستقیم پر چلنا:۔

(۱۵) لپٹے ہوئے سُورج کا پھر کھلنا:۔

(۱۶) رات کی تاریکیوں کا مع اپنے خطروں کے ہٹ جانا:۔

(۱۷) صبح صادق کا اطمینان و آرام کا سانس لینا

(۱۸) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی باتوں کا مانا جانا اور تمام اقوام عالم کے لئے آپ کا رحمت بننا:۔

یہ وُہ اٹھارہ بڑے بڑے نشان ہیں اس عظیم الشان پیشگوئی کی صداقت کے لئے۔ جو سورۂ تکویر کی آیاتِ بینات کا اصل موضوع ہے۔ چنانچہ آج ہم اس پیشگوئی کے اُن تمہیدی نشانات کو اس صفائی سے دیکھ رہے ہیں۔ جیسے طلوعِ آفتاب کی کرنوں کو افق پر نمودار ہوتے دیکھنے والا کہتا ہے۔ کہ وہ سُورج نکلا۔ شریعت غرّا کا آفتاب انبیاء سابق کی پیشگوئی۔ نیز قرآن مجید کی پیشگوئی کے مطابق ایک عرصہ کے لیے لپیٹا گیا تھا۔ قرآن مجید نے جو لفظ تکویر اس پیشگوئی کے لئے اختیار کیا ہے۔ وُہ از خود دلالت کرتا ہے۔ کہ سورج لپیٹے جانے کے بعد کھولا جائے گا۔ تکویر کے معنے ایسے لپیٹنے کے ہیں۔ جو پھر کھولا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس پیشگوئی کے بیان کرنے میں ایسے الفاظ اختیار کئے ہیں۔ جو دوہرے معنی دیتے ہیں۔ لفظ خُنّس کے معنے سیدھے راستے پر چلنا اور چلتے چلتے یکدم تھم کر پچھلے پاؤں چلنا شروع کر دینا۔ اور پھر دوبارہ اپنے سیدھے راستہ پر چلنے لگنا۔ ایسا ہی کُنّس کے بھی یہی معنے ہیں۔ اُلٹے پاؤں واپس جا کر چھپ جانا۔ اور پھر دوبارہ نکلنا۔ اور اپنا راستہ اختیار کرنا عَسْعَسَ کے معنے ہیں رات کا اپنی تاریکیوں اور خطروں سمیت چھا جانا اور پھر ہٹ جانا۔ غرض چاروں آیتیں (۱) اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ (۲) فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ (۳) الْجَوَارِ الْکُنَّسِ۔ (۴) وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ۔ لغت کے اعتبار سے دوہرے معانی رکھتی ہیں ہر ایک فقرہ دو دو پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔ سُورج لپیٹا جائے گا۔ اور پھر دوبارہ اُسے کھولا جائے گا۔ صراطِ مستقیم پر چلنے والے اُلٹے پاؤں چلیں گے۔ اور پھر دوبارہ وُہ اسی صراطِ مستقیم پر لوٹ کر اپنی سابقہ سیر شروع کریں گے۔ سورج کے لپیٹے اور ستاروں کے دھندلا جانے سے رات اپنی تاریکیوں اور خطروں سمیت چھا جائے گی۔ مگر پھر وہ رات بمعہ خطروں کے ہٹ جائے گی:۔

قرآن مجید کے بلیغانہ ایجاز کا نمونہ

قرآن مجید نے پیشگوئیوں کے بیان کرنے میں الفاظ مختصر مگر جامع اختیار کئے ہیں۔ اور یہ طرز کلام اس میں صرف اسی مقام پر نہیں۔ بلکہ جا بجا اختیار کیا گیا ہے۔ لفظ تو دیکھنے میں دو تین ہوں گے۔ مگر ان میں معانی اور واقعات کا ایک دریا ہوگا۔ جوش ٹھاٹھیں مارتا ہوا نظر آئے گا۔ اس بلیغ طرزِ کلام کی مثال اس آیت میں ملاحظہ ہو۔ جس میں یہودیوں کے ایک زعمِ باطل کا جواب دیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ اللہ تو فقیر ہے۔ اور ہم بہت مالدار ہیں فرماتا ہے۔ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِیَآءُ۔ اللہ نے ان کی یہ بات سُن لی ہے۔ سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا جو انہوں نے کہا ہے عنقریب ہم اسے لکھیں گے وَقَتْلَھُمُ الْاَنْۢبِیَآءَ نیز انبیاء سے جو مقابلہ کرتے رہے ہیں اُسے بھی لکھیں گے۔ یعنی ہم عنقریب ان کی یہ دونوں باتیں ایک تاریخی داستان بنائیں گے۔ اور دُنیا میں اس بات کا ریکارڈ قائم کریں گے کہ باوجود دولتمند ہونے کے یہ یہودی دوسروں کے دستِ نگر اور در بدر پھریں گے۔ اور باوجود دولتمند ہونے کے تہ تیغ ہوتے رہیں گے۔ اب دیکھنے میں تو یہ تین حرفی دو مختصر سے فقرے ہیں۔ مگر ان کا یہی مطلب ہے۔ جو میں نے بیان کیا ہے۔ اور غایت درجہ اختصار کے باوجود مفہوم کی پوری پوری تعیین ان دو فقروں سے ظاہر ہے اور اس مفہوم کے متعلق ذرہ بھر بھی شک و شبہ نہیں رہتا۔ بلکہ ان میں شانِ کلام کا وقار و جلال اور غایت درجہ انذار و وعید نمایاں ہے۔ جس کی تفسیر تقریباً ہر صدی خونچکاں واقعات سے کرتی چلی آئی ہے آج بھی تمدن و تہذیب کی تعلیاں بھرنے والی یورپ کی قوموں کے درمیان یہودی اقوام دولت و ثروت سے مالا مال ہونے کے باوجود اللہ تعالےٰ کے اس وعید کے ماتحت جگہ جگہ خون کے آنسو رو رہی ہیں۔ اور اپنی حالتِ زار اور اپنی بے چارگی سے سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَھُمُ الْاَنْۢبِیَآءَ کے معانی کی شرح کرتی ہیں۔ غرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں گو مختصر الفاظ میں ہوتی ہیں۔ مگر وہ اپنے اندر وسیع پیمانہ پر پوری پوری جامعیت رکھتی ہیں اور واقعات کی روشنی میں ان کی جامعیت اور بھی زیادہ نمایاں اور واضح ہوتی جاتی ہے۔ میں یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ بلکہ خود قرآن مجید اپنی اس خصوصیت کو کھلے الفاظ میں بیان فرماتا ہے۔

دنیا کے تمدن کو تہ و بالا کر دینے والا ایک عظیم الشان انقلاب کے برپا ہونے کی پیشگوئی اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا کے پُر رعب وجلال الفاظ میں بیان کرتے ہوئے اس ضمن میں فرماتا ہے۔ فَلَا اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ؁ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ میں ان ستاروں کی جائے وقوع کی قسم کھاتا ہوں۔ یعنی بطور شہادت کے ان جگہوں کو پیش کرتا ہوں جہاں یہ ستارے واقع ہیں۔ اور یہ قسم اگر تمہیں حقیقت کا علم ہو بہت بڑی ہے۔ یقیناً یہ قرآن بھی خوبیوں کا جامع ہے۔ مگر فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ایک کتاب میں اسی طرح چھپا ہوا ہے۔ جس طرح ستاروں کی ماہیت اور ان کی عظمت تمہاری نظروں سے چھپی ہوئی ہے۔ بوجہ اس کے کہ تم انہیں ان کے اصل مقام پر نہیں دیکھ رہے۔ ستاروں کو اگر ان کے اصل موقعہ پر دیکھا جائے۔ تو بہت ہی بڑے بڑے اجرام فلکی ہیں۔ لیکن چونکہ انسانی بینائی انہیں دور سے اور اس کے اصل موقعہ و محل سے ہٹ کر دیکھ رہی ہے۔ اس لئے وہ اپنی جسامت میں چھوٹے نظر آتے ہیں۔ یہی حال قرآن مجید کی آیات بینات کا ہے اس کی آیتیں مختصر سی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن اگر انہیں واقعات کی روشنی میں پڑھا جائے۔ تو اپنے اندر عظیم الشان حقائق رکھتی ہیں۔ سورۂ واقعہ کی پیشگوئی کے ضمن میں اللہ تعالےٰ کا مواقع النجوم کی قسم کھانا اور آیات بینات کے بوجہ غایت درجہ مختصر ہونے کے بصورت کتاب پوشیدہ ہونے کا ذکر کرنا واضح طور پر بتلاتا ہے۔ کہ اس کی وہ پیشگوئیاں جو زمانہ مستقبل سے تعلق ہیں۔ اپنے اندر ایک ایسی جامعیت و وسعت رکھتی ہیں۔ جن کی توضیح و تشریح خود واقعات کریں گے ؎

تکویر[1] شمس۔ انکدار[2] نجوم تعطیل[3] عشار حشر[4] وحوش تسجیر[5] بحار۔ تزویج[6] نفوس سوال[7] موؤدہ۔ نشر[8] صحف۔ کشط[9] سماء۔ تسعیر[10] جحیم۔ ازلاف[11] جنت۔ ما[12] احضرت الخنس[13]۔ الجوار[14] الکنس۔ عسعس[15] لیل تنفس[16] صبح مطاع[17] ثم آمین۔ دو دو لفظوں کی پیشگوئیاں ہیں۔ اور یہ ساری دو سطروں میں لکھی جا سکتی ہیں۔ مگر واقعات پر نظر ڈالکر دیکھو تو ان کی شرح و بسط کے لئے ایک ضخیم کتاب چاہیئے۔

قرآن مجید اپنی پیشگوئیوں کے اس امتیاز کو ایک اور جگہ اس سے واضح الفاظ میں بیان کرتا اور فرماتا ہے کتاب احکمت ایاته ثم فصلت من لدن حکیم خبیر یہ ایسی کتاب ہے جس کی آیات غیر مبہم اور فیصلہ کن صورت و شکل میں ڈھالی گئی ہیں۔ پھر حکیم و خبیر کی طرف سے ان کی تفصیل بھی کی گئی ہے۔ اور فرماتا ہے ولقد جئناهم بکتاب فصلناه علیٰ علم هدی ورحمة لقوم یومنون هل ینظرون الا تاویله (اعراف ۵۲) ہم ایک ایسا نوشتہ ان کے پاس لائے ہیں۔ جس کی ہم نے خود ہی اپنے علم کی بنا پر تفصیل بھی کر دی ہے۔ تا کہ وہ راہنمائی اور رحمت کا باعث ہو اس قوم کے لئے جو ایمان لائے۔ اب تو انہیں صرف اس بات کا انتظار ہے۔ کہ یہ نوشتہ کس طور سے پورا ہوتا ہے۔

پیشگوئی تکویر شمس کی تشریح

سورۂ تکویر کی اٹھارہ پیشگوئیوں کی تفصیل بھی قرآن مجید نے خود ہی بیان فرمائی ہے۔ پہلی پیشگوئی تکویر شمس کی ہے اور یہ جیسا کہ میں بتلا چکا ہوں۔ دراصل سابقہ انبیا کی ایک پیشگوئی تھی۔ جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ واضح الفاظ میں دوہرایا گیا ہے۔ سابقہ پیشگوئیوں سے معلوم نہیں ہوتا تھا کہ سورج کے تاریک ہو جانے سے کیا مراد ہے۔ مگر قرآن مجید نے نہ صرف یہ کہ لفظ تکویر کا استعمال اور اس کا مفہوم واضح کیا ہے۔ بلکہ اس پیشگوئی کو سادہ الفاظ میں بھی بیان فرمایا ہے جہاں تک لفظ تکویر کے لغوی استعمال کا تعلق ہے۔ اللہ تعالےٰ ایک جگہ اپنا قانون بیان کرتے ہوئے اس لفظ کے مفہوم کو یوں واضح کرتا ہے فرماتا ہے خلق السموات والارض بالحق یکور اللیل علی النهار و یکور النهار علی اللیل وسخر الشمس والقمر کل یجری لاجل مسمی الا هو العزیز الغفار۔ زمین و آسمان کو اٹل قانون کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ رات دن کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور دن رات کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اور سورج اور چاند کو ایسے طور سے مسخر کیا ہے۔ کہ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے مقرر وقت تک چلا جا رہا ہے۔ اسی طرح یہ بھی یاد رکھو اور سنو کہ وہ عزیز ہے غفار ہے۔ بشری کمزوریوں کا علاج اپنی صفت عزیزیت اور غفاریت کے ماتحت کرتا رہتا ہے۔

اس آیت سے لفظ تکویر کا استعمال واضح ہو جاتا ہے۔ کہ تکویر سے مراد روشنی کے عارضی پوشیدگی اور اس پوشیدگی کے بعد اس کا دوبارہ ظہور ہے۔ جہاں تک اذا الشمس کورت کی نفس پیشگوئی کا تعلق ہے۔ وہ گزشتہ سال بتلایا جا چکا ہے۔ کہ یہ سورت انبیاء کے آخری رکوع والی پیشگوئی کا ایک مثنیٰ ہے۔ جو زیادہ تفصیل رکھتا ہے۔ سورۃ انبیاء میں اجڑی ہوئی بستیوں کی از سر نو آبادی۔ اقوام یاجوج ماجوج کی ترقی اور غلبہ اقترب الوعد الحق۔ اٹل وعدہ کے قرب اور الفزع الاکبر بہت بڑی گھبراہٹ کے برپا ہونے کی خبر دیتے ہوئے وحی الٰہی کے لپیٹے جانے اور اس کے دوبارہ کھولے جانے کا ذکر ہے۔ اور یہ بھی ذکر ہے۔ کہ زمین کی وراثت صالحین کے سپرد کی جائے گی۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام قوموں کے لئے رحمت ثابت ہوں گے۔ وعداً علینا انا کنا فاعلین۔ یہ ہمارا حتمی وعدہ ہے جسے ہم ضرور پورا کریں گے۔ سورۂ انبیاء کی اس پیشگوئی کے الفاظ وان ادری اقریب ام بعید ما توعدون انه یعلم الجهر من القول ویعلم ما تکتمون وان ادری لعله فتنة لکم ومتاع الیٰ حین یہ الفاظ صاف طور پر پتہ دے رہے ہیں۔ کہ اس کا تعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ نہ تھا۔ بلکہ مستقبل بعید کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ جبکہ یاجوج و ماجوج کی قومیں غلبہ پکڑیں گی۔ سورۃ انبیاء کی اس مخصوص پیشگوئی کی روشنی میں سورۂ تکویر کو پڑھا جائے۔ تو اس سے ایک بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ تکویر شمس کی پیشگوئی اقوام یاجوج و ماجوج کی ترقی اور غلبہ کے زمانہ سے تعلق ہے۔ اور جو واقعات سورہ تکویر میں بیان کئے گئے ہیں۔ وہ بھی اس امر کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ اس سورۃ کی تمام پیشگوئیاں زمانۂ یاجوجی سے تعلق رکھنے والی ہیں۔ اب آپ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیں۔ کہ جو نشانات سورۂ تکویر میں بیان کئے گئے ہیں آیا وہ لفظاً لفظاً اقوام یاجوج ماجوج کی موجودہ ترقی میں نمایاں طور پر ظاہر ہوئے ہیں یا نہیں۔ اگر ہوئے ہیں تو یقیناً ماننا پڑے گا۔ کہ سورۃ انبیاء کی اور سورۂ تکویر کی پیشگوئیاں دراصل ایک ہی ہیں۔ اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہوگی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں اپنے ساتھ پوری وضاحت اور تعیین رکھتی ہیں۔ اور یہ نہیں کہ وہ مبہم ہونے کی وجہ سے جہاں چاہیں چسپاں کی جا سکتی ہیں۔ جب کھلے الفاظ میں اذا فتحت یاجوج وماجوج ..... کہتے ہوئے اقوام یاجوج و ماجوج کا نام لے کر بتلایا گیا ہے۔ کہ

مذکورہ واقعات کا تعلق اس زمانہ سے ہے۔ جب اقوام یاجوج وماجوج کو کھولا جائے گا۔ اور وہ ایک سیلاب کی طرح تمام دنیا پر مسلط ہو جائیں گی یاجوج وماجوج سے دو شخص مراد نہیں بلکہ یورپ کی وہ قومیں مراد ہیں۔ جنہیں حزقائیل باب ۳۸ اور ۳۹ میں بالتصریح یاجوج وماجوج کے نام سے پکارا گیا ہے اگر دو شخص مراد ہوتے تو عبارت یوں ہونی چاہیئے تھی۔ اذا فتح یاجوج وماجوج۔ مگر بجائے فُتِحَ کے فُتِحَتْ کا صیغہ مونث اختیار کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ یہاں یاجوج وماجوج سے دو انسان مراد نہیں بلکہ قومیں مراد ہیں یہاں انہی کی ترقی وغلبہ اور انہی کے فتنہ اور پھر ان قوموں کی مغلوبیت کا ذکر ہے۔ اور اس ضمن میں وحیٔ الٰہی کے عارضی طور پر لپیٹے جانے اور اس کے پھر دوبارہ کھولے جانے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تمام قوموں کے لئے رحمت ثابت ہونے کی پیشگوئی واضح الفاظ میں کی گئی ہے جس کے بہت سے نشانات پورے ہو چکے ہیں۔ اور کچھ باقی ہیں۔ جو سامعین کی حیرت کا باعث بن رہے ہیں۔ کہ وہ کیا ہیں۔ کب اور کیونکر پورے ہوں گے۔ یہ باقی ماندہ پیشگوئیاں میری آج کی تقریر کا موضوع ہیں۔ اقترب الوعد الحق فاذا ھی شاخصۃ ابصار الذین کفروا۔ وعدہ حق قریب آگیا ہے۔ اور جب وہ پورا ہوگا۔ تو حیرت سے ٹکٹکی بندھ جائے گی۔ یا ویلنا قد کنا فی غفلۃ من ھذا بل کنا ظالمین۔ غفلت کے پردے دور ہونگے اور ان قوموں کو اپنے ظلموں کا اقرار کرنا پڑے گا۔ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ۔ کَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ۔ صحف آسمانی کو لپیٹ کر پھر انہیں کھولا جائے گا۔ وعدًا علینا انا کنا فاعلین۔ یہ ایک وعدہ ہے۔ جو ہم نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ ہم ضرور ایسا کریں گے۔ ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحین۔ ہم تو زبور میں نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں۔ کہ زمین کے وارث صالحین ہوں گے زبور ۳۷ میں ایک شرارت پھیلانے والے اور ایک صادق کی آپس میں کشمکش کا مفصل ذکر بطور پیشگوئی کے پُر رعب و پر جلال الفاظ میں کرتے ہوئے خداوند ذوالجلال یوں فرماتا ہے: "ایک تھوڑی سی مدت ہے کہ شریر نہ ہوگا۔ تو غور کرکے اس کا مکان ڈھونڈے گا۔ اور وہ نہ ہوگا لیکن وے جو خداوند کے منتظر ہیں۔ زمین کو میراث میں لیں گے۔۔۔۔ شریر صادق کی گھات میں لگا ہے۔ اور اس کے قتل کے درپے رہتا ہے خداوند اس کو اس کے قابو میں نہ چھوڑے گا۔ اور عدالت کے وقت اُسے مجرم ٹھہرائے گا۔ خداوند کے منتظر رہ اور اس کی راہ کو یاد رکھ کہ وہ تجھ کو زمین کا وارث کرکے سرفرازی بخشے گا۔ اور جب شریر کاٹے جائیں گے تو دیکھے گا۔ میں نے شریر بڑا رعب دار دیکھا جو ہرے درخت کی مانند جو خود رو ہو پھیلا تا تھا۔ پر وہ گزر گیا۔ گویا تھا ہی نہیں۔ میں نے اُسے ڈھونڈا وہ کہیں نہیں ملا۔ کامل کو تاک اور سیدھے کو دیکھ رکھ۔ ایسے آدمی کا انجام سلامتی ہے۔ صادقوں کی نجات خداوند سے ہے۔"

یہ وہ مفصل ومبسوط پیشگوئی ہے جس کا ذکر زبور میں خوبصورت اور پُر جلال الفاظ میں کیا گیا ہے۔ اور جسے اللہ تعالےٰ سورۃ انبیاء میں یاجوج ماجوج کے تمام زمین پر مستولی ہو جانے کی پیشگوئی کے بعد دھراتا اور فرماتا ہے۔ کہ صالحین اس زبوری پیشگوئی کے مطابق زمین کے وارث ہوں گے۔ یہ صادق اور یہ صالحین کون ہیں۔ اِنَّ فِیْ ھٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ یہ وہ عابد لوگ ہیں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ سے عبودیت الٰہی کا جوا اپنی گردن پر رکھیں گے۔ انہی کے ذریعہ سے رات کی تاریکیاں مع اس کے خطرات کے کافور ہوں گی اور انہی کے ذریعہ سے صبح آرام کا سانس لے گی۔ ظلم ہٹے گا۔ اور امن حقیقی معنوں میں دنیا میں قائم ہوگا۔ اور انہی پاک نفوس کی قسم سورہ تکویر میں کھائی گئی ہے اور ان کا نام عزت سے لیا گیا ہے۔ اور انہیں آن چمکتے ہوئے سیاروں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جو غروب ہونے کے بعد پھر طلوع ہوتے اور اپنی سیر کو دوبارہ صراطِ مستقیم پر شروع کرتے ہیں۔ عربی زبان میں الخنس اور الکنس ان سیاروں کو بھی کہتے ہیں۔ جو چلتے چلتے ایک معین مقام پر ٹھیرتے اور رجعتِ قہقری کرتے ہوئے معلوم دیتے ہیں۔ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْکُنَّسِ وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ لیعنی ان روشن نفوس کے ذریعہ سے دنیا کے اندھیرے دور ہوں گے اور صبح صادق طلوع کرے گی۔

پیشگوئی الجوار الکنس اور پیشگوئی ذات البروج ایک ہے

یہ کیونکر ہوگا۔ یہ ایک نہایت شدید ابتلاء کے بعد جس کا ذکر سورہ تکویر سے دو تین سورتوں کے بعد معًا ایک مستقل عنوان کے ماتحت سورۃ بروج میں کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ وَشَاھِدٍ وَّمَشْھُوْدٍ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ اِذْ ھُمْ عَلَیْھَا قُعُوْدٌ وَّھُمْ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ شُھُوْدٌ عربی زبان میں لفظ بَرَج کے معنے ہیں۔ پوشیدگی سے ظاہر ہونا۔ لفظ تَبَرُّج بھی اسی سے مشتق ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ عورت کا اپنے حسن وجمال اور زیب وزینت کے ساتھ ظاہر ہونا اور بروج ایسے سیاروں کو کہتے ہیں جو پردۂ خفا سے باہر آتے اور نہایت خوبصورتی سے جگمگاتے ہیں۔ قرآن مجید میں لفظ سماء کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے اور ان میں سے ایک معنے اس روحانی نظام کے بھی ہیں۔ جس کے ذریعہ سے نوعِ انسانی کا نظام قائم رہتا ہے۔ نیز اہل وحی کے بھی ہیں۔ والسماء ذات البروج۔ یعنی میں اس سلسلۂ نظام کی قسم کھاتا ہوں جو ایسے چمکتے ہوئے ستاروں والا ہے جو پوشیدگی کے بعد روشن ہوں گے۔ اور جگمگائیں گے اور اس دن کی قسم کھاتا ہوں جس کا وعدہ دیا گیا وشاھد اور ایک بہت بڑے مشاہد کی قسم کھاتا ہوں۔ ومشھود اور ان تمام نشانات کی قسم کھاتا ہوں۔ جن کے متعلق وہ شاہد شہادت دیگا۔ خندقوں والے ہلاک کئے جائیں گے۔ النار ذات الوقود۔ خندقوں والوں سے مراد کون ہیں۔ وہ جنگجو قومیں ہیں۔ جو آگ کی جنگیں لڑنے والے ہونگے وھم علیھا قعود وہ پورا زور صرف کریں گے کہ انکی بھڑکائی ہوئی آگ بجھنے نہ پائے اور اپنی آنکھوں کے سامنے مومنوں کو آگ میں جھلسیں گے ہر قسم کا انتہائی ظلم وستم ان پر ڈھائینگے۔ لیکن یاد رکھو کہ اس دن جب یہ ہنگامہ مومنوں کیخلاف برپا ہوگا اللہ تعالےٰ اپنی دو صفتوں کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ

اللہ تعالے نہایت سختی سے ان اصحاب النار ذات الوقود کو پکڑے گا۔ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ۔ ان مظلوموں کے ذریعہ سے ایک نئے نظام کی بنیاد ڈالے گا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو دوبارہ قائم کرے گا وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ۔ وہ ہر شر سے ان کی سپر بنے گا اور اپنی غایت درجہ محبت و شفقت کی تجلی فرمائے گا۔ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ۔ بہت ہی عظیم الشان بادشاہت کا مالک ہے فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔ ان مظلوموں کو اس عرش مجید کا وارث ٹھہرائیگا جس کا وعدہ انہیں زبور کی پیشگوئی کا حوالہ دیتے ہوئے سورہ انبیاء میں دیا گیا ہے هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ یہ کیونکر ہوگا اور کیونکر ہو گا اس پر تعجب کی کوئی بات نہیں فرعون اور ثمود کے لشکروں کی بات ہم تمہیں بتلا ہی چکے ہیں تمہیں اس بات سے مطمئن ہو جانا چاہیئے کہ یہ ضرور ہو کر رہے گا۔ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ۔ کافر بےشک جھٹلاتے رہیں۔ اللہ انہیں آگے سے اور پیچھے سے گھیرنے والا ہے۔ پر تمہیں اس بات کی صداقت میں ذرا بھر شبہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ یہ شبہ ہونا چاہیئے کہ کسی گذشتہ واقعہ کو یونہی دہرا دیا گیا ہے۔ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيْدٌ۔ بلکہ یہ ایک بہت بڑی پیشگوئی ہے۔ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ۔ جو لوح محفوظ میں ہے۔ ضرور پوری ہو کر رہے گی۔ لوح محفوظ والی یہ پیشگوئی وہی دانیال علیہ السلام والی پیشگوئی ہے۔ جس میں دجال کی تباہی اور حق تعالےٰ کے مقدسوں کی سلامتی کا نظارہ دکھلا کے انہیں کہا گیا کہ "اے دانیال تو اپنی راہ چلا جا کہ یہ باتیں آخر کے وقت تک بند و سربمہر رہیں گی"۔ (دانیال۔ باب ۔۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۲)

احباب! سورہ تکویر کی اٹھارہ پیشگوئیوں سے تعلق رکھنے والی یہ ایک ایسی پیشگوئی ہے جس نے ابھی پورا ہونا ہے اور جو محتاجِ تشریح و بیان ہے۔ وقت میں گنجائش نہیں کہ میں سورۃ تکویر کی ساری پیشگوئیوں کی علیحدہ علیحدہ تفصیل میں آپ کو لے جاؤں کیونکہ نفسِ مضمون کا ایک ضروری حصہ ابھی باقی ہے جسے میں نے بیان کرنا ہے۔

پورا شدہ حصہ کی تفصیلات آپ بارہا دیکھ سن چکے ہیں اور بارہا مبلغین آپ کو بتلا چکے ہیں کہ سورج گرہن اور چاند گرہن کے متعلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی تھی۔ اور وہ یوں پوری ہوئی اور قرآن مجید کے صرف حروف باقی رہ جانے اور مسلمانوں کے بگڑنے کے بارے میں آپ کی فلاں فلاں پیشگوئیاں تھیں اور وہ یوں یوں پوری ہوئیں۔ اونٹنیاں اس طرح بےکار ہوئیں اور سمندر اور پہاڑ اس طرح چیرے گئے۔ ان بار بار سنی پڑھی باتوں کا اعادہ میرے موضوعِ تقریر سے خارج اور بلا ضرورت ہے۔ میں سورۃ تکویر کی پیشگوئیوں کے اس حصہ کو آج بیان کرنا چاہتا ہوں جو آپ نے کم سنا ہے اور جس کا اعلان اور اعادہ و تکرار اس حصہ کے پورا ہونے سے قبل ازبس ضروری ہے۔ میں آپ کو بتلا رہا تھا کہ سورۃ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ سے مراد وہی پیشگوئی ہے جو فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ میں بیان کی گئی ہے اور الیوم الموعود سے مراد وہ گھڑی ہے جس میں رات کا مع اپنے خطرات کے چھوٹنا اور صبح صادق کا طلوع کرنا مقدر ہے۔ شاہد سے مراد وہ مسیح موعود ہے۔ جس کے آنے کی پیشگوئی آنحضرت نے فتنہ یاجوج ماجوج اور فتنہ دجال کے ایام میں کھلے کھلے الفاظ میں فرمائی ہے۔ اور مشہود سے مراد وہ نشانات الٰہیہ ہیں۔ جن کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کی وحی کی بناء پر ہمیں دی۔ اور مسیح موعود ان نشانات کے قائم ہونے کی شہادت دے گا۔ اس لئے اسے شاہد کہا گیا ہے۔ اور جن نشانات کے قائم ہونے کے بارے میں اس کی شہادت ہو گی ان نشانات کو مشہود کہا گیا ہے۔ اصحاب الاخدود سے مراد اللہ تعالےٰ نے خود بیان کر دی ہے، یعنی یہ کہ اس سے مراد اصحاب النار ذات الوقود ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کا یہ شدید دشمن وہی ہے جسے ابولہب یعنی آتشی جنگ کا موجب کہہ کر اس کی تباہی کے متعلق بایں الفاظ پیشگوئی کی گئی ہے۔ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ۔ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ۔ آگ والا جس آگ کو بھڑکائیگا اسی آگ میں وہ خود جلے گا۔ حدیث الجنود فرعون و ثمود سے مراد وہ لشکرکشی ہے جس کے متعلق کئی جگہ واضح الفاظ میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ آگ کے سامانوں کے ساتھ ایک بہت بڑی لشکرکشی ہو گی۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ مسلمانوں کی تیرہ و تاریک رات یکایک صبح میں بدل جائے گی۔ قرآن مجید کی اس ہیبت ناک جنگ آتشیں اور مسلمانوں کی اس سے سلامتی کے متعلق پیشگوئی کی تفصیل دوسری قسط میں پیش کی جائے گی۔

عیدگاہ کے متعلق مقدمہ کی سماعت

(گذشتہ سے پیوستہ)

بیان ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے

میں ۱۹۲۸ء میں انگلینڈ سے واپس آیا تھا۔ ۱۹۲۹ء سے میں عید الفطر کی نمازیں اسی عیدگاہ میں پڑھتا رہا ہوں۔ اور گذشتہ چار پانچ سال سے عید اضحیٰ بھی یہیں پڑھتا رہا ہوں۔ اس سے قبل کبھی اس عیدگاہ میں اور کبھی باغ میں عید کی نماز ہوتی تھی عید اضحیٰ بعض اوقات شدت گرما کے باعث باغ میں ادا کی جاتی رہی ہے۔ یہ میرا خیال ہے۔ غیر احمدی چبوتر سے مشرق کی طرف ایک بڑ کے درخت کے نیچے عید پڑھتے رہے ہیں

بجواب جرح ۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ۱۹۲۹ء میں عید الفطر سردیوں میں آئی تھی یا گرمیوں میں۔ ۱۹۰۹ء سے ۱۹۲۳ء تک میں اکثر قادیان میں رہا ہوں۔ اور اس عرصہ میں اکثر عیدیں قادیان میں پڑھی ہیں۔ بعض باغ میں بعض عیدگاہ اور بعض مسجد اقصیٰ میں پڑھی ہیں۔ میں عیدگاہ کا رقبہ تخمیناً بھی نہیں بتا سکتا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ عیدگاہ کی کوئی چار دیواری ہے یا نہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ بوہڑ کے درخت کے نیچے جو پلیٹ فارم ہے وہ عیدگاہ کے رقبہ میں شامل ہے یا نہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ چبوتر عیدگاہ کا حصہ ہے یا نہیں۔ جہاں تک میرا علم ہے قادیان میں عیدگاہ والے قبرستان سمیت چار قبرستان ہیں۔ عیدگاہ والے قبرستان میں میں نے صرف دو احمدیوں کی تدفین دیکھی ہے۔ سب سے پہلا احمدی جو میں نے دفن ہوتے دیکھا۔ وہ آج سے پندرہ سولہ سال قبل کا واقعہ ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ گذشتہ پندرہ سولہ سال میں میں کتنے جنازوں میں شامل ہوا۔ عید کے موقعہ پر احمدی محراب سے جانب جنوب پچاس فٹ تک پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اس سے آگے احمدی مستورات عید پڑھتی ہیں۔ محراب کے شمالی جانب احمدی ساٹھ ستر فٹ تک پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ احمدیوں کی آخری اور غیر احمدیوں کی پہلی قطار کے درمیان جو فاصلہ ہوتا ہے۔ وہ میں نہیں بتا سکتا۔ ۱۹۲۹ء سے میں غیر احمدیوں کو بڑ کے نیچے ایک پلیٹ فارم پر عید پڑھتے دیکھ رہا ہوں میں اس کے اوپر کبھی نہیں گیا۔ میں احمدیوں کی قطاروں کی لمبائی بیان نہیں کر سکتا۔

بجواب مکرر جرح ۔ ۱۹۲۹ء میں عید الفطر فروری کے تیسرے ہفتہ میں آئی ہو گی۔

بیان خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ایم بی ای

میں اپریل ۱۹۳۲ء میں ریٹائر ہوا تھا۔ اور اسی وقت سے قادیان میں مقیم ہوں۔ جہاں میرا گھر ہے۔ میں نے قادیان میں صرف تین عیدیں پڑھی ہیں۔ ایک دسمبر ۱۹۳۵ء میں اور دو ریٹائر ہونے کے۔ یہ تینوں غیر احمدیوں نے چبوتر کے مشرق کی جانب بڑ کے نیچے ایک پلیٹ فارم پر ادا کیں احمدی چبوتر سے مغربی جانب عید پڑھتے ہیں۔ اور محراب سے لے کر چبوتر تک پھیلے ہوتے ہیں ۱۹۳۵ء میں چبوتر سے بھی آگے تک پھیلے ہوئے تھے۔

بجواب جرح ۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ احمدیوں نے کب اس عیدگاہ میں نماز پڑھنی شروع کی

ے دانیال علیہ السلام کی پیشگوئی کے یہ الفاظ ہیں "یہ اہل دانش فلک کی چمک کی طرح چمکیں گے اور وے جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہو گئے ستاروں کی مانند ابد الآباد تک" باب ۱۲

معلومات عامہ

لنڈن کی حفاظت کے انتظامات

لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ عنقریب لنڈن کی بندرگاہ کے حکام اور حکومت برطانیہ کے درمیان بعض تجاویز کے متعلق گفت و شنید کی جائے گی۔ جن کا مقصد یہ ہے کہ لنڈن کے ۴۵ میل لمبے گھاٹ اور ۸۰ میل لمبی آبی گذرگاہوں کی حفاظت کا انتظام کیا جائے۔ اس سلسلہ میں اخراجات کا اندازہ ۴ لاکھ پونڈ ہے۔ مجوزہ سکیم میں ایک جنگی بیڑہ اور ایک سمندری ایمبولنس سروس کا قیام اور ایک میل لمبی زمین دوز پناہ گاہوں کی تعمیر شامل ہے۔ خندقوں کی کھدائی کا کام ختم ہو چکا ہے۔ دوران جنگ میں ان خندقوں میں ۵ ہزار افراد قیام کر سکیں گے۔ اور زمین دوز پناہ گاہوں میں ۵۰ ہزار اشخاص محفوظ طور پر رہائش اختیار کر سکیں گے۔ سمندری ایمبولنس سروس کا کام یہ ہوگا۔ کہ وہ مجروح یا پناہ گزین اشخاص کو جہازوں سے ساحل پر لائیں گی۔ اور محفوظ مقام پر لے جائیں گی۔ ان انتظامی امور کے لئے فی الحال ۴ ہزار رضاکار بھرتی کئے گئے ہیں۔

ہندوستان کی مغربی ممالک سے تجارت

انڈین ٹریڈ کمشنر مقیم ہمبرگ کی رپورٹ بابت ۳۸-۱۹۳۷ء میں جو حال ہی شائع ہوئی ہے۔ لکھا ہے۔ جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے۔ ۱۹۳۷ء بحیثیت مجموعی قابل اطمینان تھا۔ لیکن ۱۹۳۸ء کی پہلی سہ ماہی میں مغربی ممالک میں درآمد کم ہو جانے کی وجہ سے صورت حالات تشویشناک ہو گئی۔ خام مال کے برآمد کرنے کے لحاظ سے ہندوستان بہت کافی نقصان میں ہے۔ اور اس کے مال کی قیمتیں گر گئی ہیں۔ لیکن ہندوستان میں خام پیداوار کا زیادہ ہونا اس کے حق میں مفید ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ صنعتی ممالک کو کسی نہ کسی حد تک ہندوستان ہی کا دست نگر ہونا پڑے گا۔

دوران سال میں صرف آسٹریا۔ ڈنمارک اور سوئیٹزرلینڈ سے ہندوستان کا توازن تجارت غیر متیقن رہا۔ ورنہ دوسرے ممالک میں اور بالخصوص ناروے۔ سویڈن اور ریاست ہائے بلقان سے اس کی تجارت مائل بہ ترقی ہے۔ علاوہ ازیں اگر ایک طرف روئی۔ سن۔ ناریل اور جوٹ کی تجارت کم ہوئی۔ تو دوسری جانب چمڑے۔ کھال۔ ہڈی ربڑ۔ اور معدنیات کے برآمد میں زیادتی ہوئی۔

بلجیم میں ہندوستانی مال کی درآمد کیا بلحاظ قیمت اور کیا بلحاظ مقدار زیادہ ہوئی بلجیم سے بھی اس سال ہندوستان کو زیادہ مال بھیجا گیا۔ ۱۹۳۶ء میں بلجیم سے ہندوستان کو برآمد ہندوستانی درآمد کے مقابلہ میں ۶۱ء۴۳ تھی۔ لیکن ۱۹۳۷ء کے اعداد باوجود ترقی ہونے کے صرف ۴۶ء۳۳ رہ گئے۔ ۱۹۳۶ء میں بلجیم کو مال بھیجنے والے ملکوں میں ہندوستان کا نواں درجہ تھا لیکن ۱۹۳۷ء میں اس کا شمار آٹھواں ہو گیا۔

زیکوسلو دیکیا کی تجارت ہندوستان سے سال زیر تبصرہ میں ۱۹۳۶ء کی نسبت تخمیناً ۶۰ فیصدی زیادہ رہی۔ ۱۹۳۷ء میں زیکوسلو دیکیا نے اپنی درآمد کا ۴۳ فیصدی حصہ ہندوستان ہی سے لیا۔ فرانس اور ہندوستان کی تجارت میں بھی ۱۹۳۷ء کی نسبت کافی ترقی ہوئی۔ جرمنی میں ہندوستانی مال کی درآمد ۷ء۱۸ فیصدی بڑھی۔ جرمنی سے ہندوستان کو برآمد میں بھی تقریباً ۲۰ فیصدی اضافہ ہوا ۱۹۳۷ء میں ہندوستان اور آسٹریا کے درمیان بھی تجارت میں ترقی ہوئی لیکن برآمد کے مقابلہ میں آسٹریا سے ہندوستان کو مال زیادہ آیا۔ اس طرح توازن نسبتاً پہلے کی نسبت نصف کے قریب رہ گیا۔ ہالینڈ کی درآمد و برآمد میں ۱۹۳۶ء کے مقابلہ میں ۱۹۳۷ء میں دوگنی ترقی ہوئی۔ سب سے زیادہ اضافہ مونگ پھلی سن اور روئی کی درآمد میں ہوا۔

ہندوستان کے ساتھ پولینڈ کی تجارت میں بھی قدرے اضافہ ہوا۔ اور ہندوستان سے درآمد اور برآمد کا تناسب ۸ء۱۴ سے بڑھ کر ۲۶ء۲۰ فی صدی ہو گیا۔ ہندوستان میں سوئیٹزرلینڈ کا مال سال گزشتہ کی نسبت زیادہ آیا۔ اور ہندوستان سے برآمد مقابلتہً کم ہوا۔ سویڈن۔ ناروے۔ اور ڈنمارک میں ہندوستانی مال کی تعجب خیز طریق پر زیادہ مانگ ہوئی۔

ریاست ہائے بالٹک یعنی لیتھونیا۔ استھونیا اور لٹویا جو ماضی قریب میں قطعی زراعتی ممالک تھے۔ اتنی جلدی صنعتی ہوتے جا رہے ہیں۔ کہ اسوقت انہیں محض زرعی ممالک کہنا درست نہ ہوگا۔ رپورٹ کے اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ کہ سال زیر تبصرہ میں ان ممالک کی ہندوستان سے درآمد اور ہندوستان کو مال بھیجنے میں معتدبہ اضافہ ہوا۔

ترکی جلاوطنوں کی واپسی

ترکی حکومت نے ایک اعلان کے ذریعہ ان ترکوں کو اپنے ملک میں واپس آنے کی اجازت دیدی ہے۔ جو انقلاب کے بعد دیگر ممالک کو چلے گئے تھے۔ اس وقت تک پانچ سو ترک واپس آ چکے ہیں۔ اور کاروبار میں مشغول ہو چکے ہیں۔ اب ترکی حکومت اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ کہ جن ترک زعما کو داخلہ کی اجازت دی گئی ہے۔ ان کو سابقہ عہدوں پر بحال بھی کر دیا جائے اور ان میں سے ہر شخص کو حکومت کے کاروبار میں شریک کیا جائے۔ بہت سے ایسے ترک جو انور پاشا کے ساتھی اور کمال پاشا کے مخالف تھے۔ اور جنگ عظیم میں کارہائے نمایاں انجام دے چکے تھے۔ ان کی فوجی قابلیت سے فائدہ اٹھانے پر غور کیا جا رہا ہے۔

یہ مسئلہ بھی حکومت کے زیر غور ہے۔ کہ انقلاب کے دوران میں ان لوگوں کو جو مالی نقصان پہنچا تھا۔ یا ملک چھوڑنے کے بعد جو مالی خسارہ برداشت کرنا پڑا۔ اس کی تلافی کے لئے کوئی صورت پیدا کی جائے۔ اور ان کو نقصانات کی کم از کم ایک تہائی دی جائے۔

عصمت پاشا موجودہ حکمران نے خالدہ ادیب خانم رؤف پاشا اور دیگر مقتدر لوگوں سے ملاقات کی۔ اور ان سے کہا۔ کہ گزشتہ واقعات کو فراموش کر دینا چاہئے کیونکہ وہ ہنگامی انقلاب کا لازمی نتیجہ تھے۔

59